رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ○

ترجمہ: اے میرے رب مجھ کو بھی نماز کا (خاص) اہتمام رکھنے والا رکھئے اور میری اولاد میں سے بھی اے رب ہمارے اور میری یہ دعا قبول کیجئے (اور) اے ہمارے رب میری مغفرت کیجئے اور میرے ماں باپ کی بھی اور کل مومنین کی بھی حساب قائم ہونے کے دن۔

تشریح: اس دعا کو۔ کہ وہ مجھے اور میری اولاد کو اس قابل بنادے کہ ہمارے ہاتھوں نظامِ صلوٰۃ قائم ہو جائے۔ اے ہمارے نشو ونما دینے والے! تو میری اس آرزو کو ضرور پورا کر دے۔ (سورہ ابراہیم 40)

نیز میری یہ بھی دعا ہے کہ مجھ سے میرے ماں باپ سے، اور دوسرے مومنین سے، اگر کوئی چھوٹی موٹی کوتاہیاں ہو جائیں تو ظہور نتائج کے وقت، ہم ان کے مضر اثرات سے محفوظ رہیں۔ (سورہ ابراہیم 41)

رَبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا ○

ترجمہ: اے میرے رب ان دونوں پر رحمت فرمایئے جیسا کہ انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا پرورش کیا ہے۔

تشریح: ان کی پرورش کیلئے انہیں اپنے بازوؤں کے نیچے سمٹائے رکھو (جس طرح انہوں نے بچپن میں، تمہیں اپنے بازوؤں کے نیچے سمٹائے رکھا تھا) اور ان کے حق میں ہمیشہ آرزو کرو کہ جس طرح انہوں نے بچپن میں تمہاری پرورش کی تھی تمہارا رب، تمہارے ہاتھوں، اسی طرح ان کی پرورش کا انتظام کرائے (بچوں کی پرورش تو حیوانات بھی کرتے ہیں۔ لیکن بوڑھے والدین کی پرورش صرف انسان کا خاصہ ہے۔ اسی اس کی تاکید کی گئی ہے۔) (سورہ بنی اسرائیل 24)

رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ○

ترجمہ: اے میرے رب مجھ کو خوبی کے ساتھ پہنچائیو اور مجھ کو خوبی کے ساتھ لیجائیو اور مجھ کو اپنے پاس سے ایسا غلبہ دیجیو جس کے ساتھ نصرت ہو۔

تشریح: (اس پروگرام کے مطابق، مخالف قوتوں کے ساتھ کشمکش میں) تیری مانگ یہ ہونی چاہیئے کہ تیرا قدم آگے بڑھے تو صدق وعدل کو لئے ہوئے بڑھے۔ اور جہاں سے تیرا قدم پیچھے ہٹے، تو بھی صدق وعدل کے ساتھ پیچھے ہٹے۔ فتح ہو یا شکست، صدق وعدل کا دامن تیرے ہاتھ سے کسی وقت بھی چھوٹنے نہ پائے۔ اور جس مقام، اور جس حال میں بھی ہو تجھے قوانین خداوندی کی رو سے تائید وغلبہ حاصل ہو۔ (سورہ بنی اسرائیل 80)

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَیِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہمکو اپنے پاس سے رحمت کا سامان عطا فرمایئے اور ہمارے لئے (اس) کام میں درستی کا سامان

مہیا کر دیجئے۔

تشریح: ہوا یہ تھا کہ کچھ نوجوان تھے (جو دین کے اصولوں پر معاشرہ میں انقلاب پیدا کرنا چاہتے تھے (18/14) ان کی سخت مخالفت ہوئی اور حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ وہ ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے چنانچہ) انہوں نے پہاڑوں کے اندر ایک بہت بڑے غار میں جا کر پناہ لی۔ (تا کہ وہاں اپنے مقصد کے حصول کیلئے تیاری کریں۔ اس کیلئے انہوں نے ہم سے التجا کی کہ) اے ہمارے پروردگار! تو ایسا انتظام کر دے کہ ہمیں تیری طرف سے سامانِ زندگی بھی بہم پہنچتا رہے اور ہم نے جس بات کا ارادہ کیا ہے، اسے کامیاب بنانے کے اسباب وذرائع بھی میسر آ جائیں۔ (سورہ الکہف 10)

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَیَسِّرْلِیْٓ اَمْرِیْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ ○ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ○

ترجمہ: اے میرے رب میرا حوصلہ فراخ کر دیجئے اور میرا (یہ) کام آسان فرما دیجئے اور میری زبان پر سے بستگی (لکنت کی) ہٹا دیجئے تا کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

تشریح: (جب موسیٰؑ نے یہ سنا کہ اسے کسی مقصد عظیم کیلئے چنا گیا ہے اور اس کی ٹکر کن کن قوتوں کے ساتھ ہونے والی ہے تو) اس نے عرض کیا کہ اے میرے نشو و نما دینے والے! یہ مہم بڑی سخت ہے اسکے لیے تو) میرے سینے میں وسعت اور کشادعطا کر دے (کہ بڑی سے بڑی مشکل بھی مجھے پریشان نہ کر سکے) (سورہ طٰہٰ 25)

اور جو دشواریاں میری راہ میں آئیں انہیں مجھ پر آسان کر دے۔ (سورہ طٰہٰ 26)

اور میری زبان میں ایسی طاقت اور روانی پیدا کر دے کہ میں تیرے پیغامات کو بطریق احسن فریق مقابل تک پہنچا سکوں۔ (سورہ طٰہٰ 27)

اور میری بات ان کی سمجھ میں آ جائے (اور سیدھی ان کے دل تک اتر جائے) (سورہ طٰہٰ 28)

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ○

ترجمہ: اے میرے رب میرا علم بڑھا دے۔

تشریح: اور اس طرح یہ لوگ علیٰ وجہ البصیرت اس حقیقت کا مشاہدہ کر لیں کہ قوانین خداوندی کے ساتھ وابستہ رہنے سے، کس طرح غلبہ وقوت اور بلندی و سرفرازی حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ جس خدا کے قوانین ہیں، وہ شاہنشاہِ حقیقی، بڑی عظمتوں کا مالک ہے۔ قرآنی پروگرام پر عمل کرنے کے سلسلہ میں اے رسول! اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ جب تک (کسی معاملہ کے متعلق) وحی کی رو سے مکمل ہدایات نہ مل جائیں اس میں عجلت نہیں کرنی چاہیے بلکہ انتظار کرنا چاہیئے کہ تمہارے علم میں اضافہ ہو جائے (تو پھر قدم اٹھایا جائے) (سورہ طٰہٰ 114)

رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○

ترجمہ: اے میرے رب مجھ کو یہ تکلیف پہونچ رہی ہے اور آپ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں۔

تشریح: اور اسی طرح ایوبؑ (کا معاملہ بھی یاد کرو) جب اس نے اپنے نشو ونما دینے والے کو پکارا تھا اور کہا تھا کہ خدایا! میں سخت تکلیف میں پڑ گیا ہوں۔ اور (جس سے نجات حاصل کرنے کیلئے تیری رحمت کی ضرورت ہے) یہ ظاہر ہے کہ تجھ سے بڑھ کر سامانِ ربوبیت ورحمت عطا کرنے والا اور کوئی نہیں (سورہ الانبیاء 83)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ق اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○

ترجمہ: آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ (سب نقائص) سے پاک ہیں میں بے شک قصوروار ہوں۔

تشریح: اور اسی ذوالنونؑ کا معاملہ بھی ہے۔ وہ اپنی قوم کے لوگوں سے تنگ آ کر غصہ میں وہاں سے چلا گیا (حالانکہ اسے ابھی ہجرت کا حکم نہیں ہوا تھا۔ لیکن اس نے یہ فیصلہ کسی سرکشی کے ارادے سے نہیں کیا تھا) اس نے خیال یہ کیا تھا کہ چونکہ یہ فیصلہ خدا کے کسی حکم کے خلاف نہیں، اس لئے خدا اس پر مؤاخذہ نہیں کرے گا اور مجھے کسی سختی میں نہیں ڈالے گا۔ پھر جب وہ (اپنے غلط پروگرام کی وجہ سے) مشکلات میں گھر گیا تو اس نے ہمیں پکارا اور کہا کہ بار الٰہا! تیرے سوا اور کسی کو اس کا اقتدار اور اختیار نہیں (کہ وہ مجھے ان مشکلات سے نجات دلا سکے) میں نے جو اس فیصلے میں عجلت کی اور تیرے حکم کا انتظار نہ کیا تو یہ میری زیادتی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرا فیصلہ ہی ایسا ہوتا ہے جو ہر قسم کے نقص سے پاک ہوتا ہے۔ (سورہ الانبیاء 87)

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ○

ترجمہ: اے میرے رب مجھ کو لاوارث مت رکھیو اور سب وارثوں سے بہتر آپ ہی ہیں۔

تشریح: اور اسی طرح زکریاؑ معاملہ بھی یاد کرو۔ جب اس نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ اے میرے نشو ونما دینے والے! تو مجھے اس دنیا میں بغیر وارث کے تنہا نہ چھوڑ، اگر چہ یہ حقیقت ہے کہ تو ہی ہم سب کا بہترین وارث ہے (لیکن اس قسم کے وارث کی ضرورت بھی ظاہر ہے (سورہ الانبیاء 89)

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ○

ترجمہ: اے رب مجھ کو (زمین پر) برکت کا اتارنا اتاریو اور آپ سب اتارنے والوں سے اچھے ہیں۔

تشریح: اس کے بعد تمہاری دعا یہ ہونی چاہئے کہ اے میرے پروردگار! ہمیں زمین پر ایسی جگہ اتارنا، جہاں اترنا ہمارے لئے خیر وبرکت کا موجب ہو۔ تو سب سے بہتر اتار دینے والا ہے۔ (سورہ المؤمنون 29)

رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ ○ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○

ترجمہ: اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس بھی آویں۔

تشریح: تیری آرزو اور کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ان مخالفین کی طرف سے، جن کی ذہنیت ہی تنقیص و تخریب کی ہے، جو شرارتیں تمہاری جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے کی غرض سے کی جائیں، ان سے بچنے کیلئے ہمارے قوانین کے دامن میں پناہ مل جائے۔ ان کی تخریبی کوششوں سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ تمہاری جماعت قوانین خداوندی کے ساتھ اور شدت سے متمسک ہو جائے۔

اور ان مخالفین کو تمہارے سامنے آنے کی جرأت ہی نہ ہو۔ (سورہ المؤمنون 98-97)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہمکو بخش دیجئے اور ہم پر رحمت فرمایئے اور آپ سب رحم کرنیوالوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالے ہیں۔

تشریح: (تمہیں یاد نہیں کہ) میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا تھا جس کی پکار یہ تھی کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہم تیرے قوانین کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔ تو (مخالفین کی ہلاکت سامانیوں سے) ہماری حفاظت کا سامان کردے اور اس کے ساتھ ہی ایسا انتظام بھی کردے کہ ہماری نشوونما اچھی طرح ہوتی رہے۔ اس لئے کہ تجھ سے بہتر پرورش اور نشوونما کرنے والا کوئی نہیں۔ (سورہ المؤمنون 109)

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

ترجمہ: اے رب میرے (میری خطائیں) معاف کر اور رحم کر اور تو سب رحم کرنیوالوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

تشریح: (بہر حال یہ لوگ اس حقیقت کو تسلیم کریں یا نہ کریں) تیری پکار یہی ہونہ چاہیئے کہ بارِ الٰہا! تو اپنے قانون ربوبیت کی رو سے ایسا انتظام کردے کہ ہم تخریبی قوتوں کی ہلاکت سامانیوں سے، محفوظ رہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی، ہمیں سامانِ نشوونما بھی ملتا رہے۔ اس لئے کہ تو سب سے بہتر نشوو بالیدگی عطا کرنے والا ہے۔ (سورہ المؤمنون 118)

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ق اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○

ترجمہ: اے پروردگار ہم سے جہنم کے عذاب کو دور رکھیئے کیونکہ اسکا عذاب پوری تباہی ہے بیشک وہ جہنم برا ٹھکانا اور برا مقام ہے۔

تشریح: اس تمام تگ وتاز میں، ان کی آرزو ایک ہی ہوتی ہے اور وہ یہ کہ وہ، باطل کے نظام کے اس تباہ کن عذاب سے محفوظ

رہیں جو ہر غلط رو انسان کے پیچھے لگا رہتا ہے۔

اوراس میں خواہ کوئی تھوڑی دیر کیلئے ٹھہرے یا مستقبل طور پر قیام کرے، وہ بہرحال نہایت بری قیام گاہ ہے (تھوڑی دیر کیلئے، اس دنیا میں اور مستقبل طور پر اخروی زندگی میں) (سورہ الفرقان 66-65)

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا امام بنادے۔

تشریح: ان کی اپنے پروردگار سے ہمیشہ یہ آرزو ہوتی ہے کہ ان کے گھروں کی زندگی ایسی ہو کہ ان کے بیوی بچے، اور دیگر رفقاء ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہوں۔ اور معاشرہ میں ان کی پوزیشن ایسی ہو کہ جو لوگ غلط روش زندگی کی تباہیوں سے بچنا چاہیں ان کی امامت (لیڈرشپ) ان کے حصے میں آئے۔ (سورہ الفرقان 74)

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ○ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ○ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار مجھکو حکمت عطا فرما (اور مراتب قرب میں) مجھ کو (اعلیٰ درجہ) کے نیک لوگوں کے ساتھ شامل فرما اور میرا ذکر آئندہ آنیوالوں میں جاری رکھ اور مجھ کو جنت النعیم کے مستحقین میں سے کر اور جس روز سب زندہ ہو کر اٹھیں گے اس روز مجھ کو رسوا نہ کرنا۔ اس روز کہ (نجات کیلئے) نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد مگر ہاں (اس کی نجات ہوگی) جو اللہ کے پاس (کفروشرک سے) پاک دل لے کر آئے گا۔

تشریح: خدا سے میری التجا ہے کہ وہ مجھے، لوگوں کے متنازعہ فیہ معاملات میں (حق کے ساتھ) فیصلہ کرنے کی قوت عطا فرمائے اور ان لوگوں کے زمرے میں شامل کرے جن کی صلاحیتوں کی نشوونما ہو چکی ہے۔

اور مجھ سے نوع انسان کی فلاح و بہبود کے ایسے اعلیٰ کام سرزد ہوں کہ آنے والی نسلیں، میرا ذکر، ایک سچے غمخوار کی حیثیت سے کریں (اور اس طرح شرف انسانیت کی بنا پر میرا نام زندہ رہے)

اور میں ان لوگوں میں شامل ہو جاؤں جنہیں زندگی کی آسائشیں اور مرفہ الحالیاں نصیب ہو جاتی ہیں (اس دنیا میں بھی اور اس کے بعد کی زندگی میں بھی)

(اور اپنے خدا سے میری دعا یہ بھی ہے کہ) وہ ایسا کردے کہ میرا باپ، جو اس وقت غلط راستے پر چل رہا ہے، صحیح راستہ اختیار کرلے، اور اس طرح وہ ان تباہیوں سے بچ جائے جو اس کی موجودہ روش کا لازمی نتیجہ ہے۔

اور جب لوگ ظہور نتائج کے وقت اٹھائے جائیں تو اس وقت میری رسوائی نہ ہو۔

کیونکہ اس وقت نہ تو کسی کا مال اسے فائدہ پہنچا سکے گا اور نہ ہی اولاد۔

اس وقت فلاح و بہبود اسی کے حصے میں آئے گی جو "قلب سلیم" لے کر خدا کے سامنے جائے گا۔ (جو اپنے اختیار و ارادہ ،خواہشات اور آرزوؤں کو قوانین خدا کے سامنے جھکا ہوا رکھے گا۔ جو ان قوانین سے کبھی سرکشی اختیار نہیں کرے گا۔ (سورہ الشعرآء 83-89)

رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰہُ وَاَدۡخِلۡنِیۡ بِرَحۡمَتِکَ فِیۡ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیۡنَ ○

ترجمہ: اے میرے رب مجھ کو اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں اور اس پر بھی (مداومت دیجئے) کہ میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں اور مجھ کو اپنی رحمت (خاصہ) سے اپنے اعلیٰ درجہ کے نیک بندوں میں داخل رکھیے۔

تشریح: سلیمانؑ نے یہ سنا تو مسکرایا (کہ یہ بیچارے سچے ہیں انہوں نے یہی دیکھا اور سنا ہے کہ جب شاہی لشکر کہیں سے گزرتا ہے تو وہ اندھا دھند تباہی مچائے چلا جاتا ہے لیکن انہیں یہ معلوم نہیں کہ یہ کسی بادشاہ کا لشکر نہیں خدا کے ایک رسول کی سپاہ ہے جس کا مقصد بے گناہوں کو ستانا نہیں ان کی حفاظت کرنا ہے) پھر اس نے اپنے خدا سے دعا مانگی کہ بارِ الٰہا! مجھے تو نے اس قدر عظیم مملکت عطا کی ہے تو اس کے ساتھ ایسا ضبط اور اپنے آپ پر کنٹرول بھی عنایت فرما کہ میں تیری اس نعمت عظمیٰ کو جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر ارزاں فرمائی ہے اس طرح صرف کروں کہ یہ نوع انسان کیلئے تباہی کا موجب بننے کے بجائے، ان کے معاملات کو سنوارنے کا ذریعہ بنے۔ اور میرا ہر قدم، تیرے قوانین سے ہم آہنگ ہو، اس طرح میں، تیرے قانون ربوبیت و مرحمت کی بجا پر ،تیرے ان بندوں کے زمرے میں شامل ہو جاؤں جن کی صلاحیتیں نشوونما پالیتی ہیں اور جن کے ہاتھوں انسانیت کے معاملات سنورتے ہیں۔ (سورہ النمل 19)

رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار مجھ کو ان ظالم لوگوں سے بچا لیجئے۔

تشریح: چنانچہ موسیٰؑ یہ سن کر خائف ہوا، اور اپنی حفاظت اور نگرانی کرتا ہوا، وہاں سے نکل پڑا وہ خدا سے دعائیں مانگتا تھا کہ بارِ الٰہا! مجھے اس ظالم قوم کی دراز دستی سے محفوظ رکھیو۔ (سورہ القصص 21)

رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار (اس وقت) جو نعمت بھی آپ مجھ کو بھیج دیں میں اس کا حاجتمند ہوں۔

تشریح: موسیٰ بالا دستوں کہ اس دھاندلی اور کمزوروں کی بے بسی کو کس طرح برداشت کرسکتا تھا؟ وہ اٹھا ان کی بکریوں کو ہانک کر گھاٹ پر لے گیا اور انہیں پانی پلا دیا، اس کے بعد پھر اسی درخت کے نیچے آبیٹھا، جہاں پہلے بیٹھا تھا۔ اور اپنے خدا کے حضور عرض کیا کہ اے میرے نشو ونما دینے والے! (میں وہاں سے نکلا تھا کہ کسی ایسے خطہ زمین میں پناہ لوں جہاں کسی پر ظلم وزیادتی نہ ہوتی ہو۔ لیکن اس دنیا میں تو ہر جگہ وہی کچھ ہورہا ہے۔ اس لئے ان لوگوں سے بھی مجھے بھلائی کی کوئی امید نہیں ہوسکتی) لہٰذا اب تیری طرف سے جو بھلائی بھی مجھے مل سکے میں اس کا محتاج ہوں۔ (سورہ القصص 24)

رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ○

ترجمہ: اے میرے رب مجھ کو ان مفسد لوگوں پر غالب (اور ان کو عذاب سے ہلاک) کردے۔

تشریح: اس پر لوطؑ نے اپنے رب سے عرض کیا کہ بارِ الٰہا! مفسدین کی اس قوم کا مقابلہ کرنے میں، تو میری مدد فرما۔ (سورہ العنکبوت 30)

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

ترجمہ: اے میرے رب مجھ کو ایک نیک فرزند دے۔

تشریح: (چنانچہ ابراہیمؑ وہاں سے ہجرت کرکے، شام کی طرف چلا گیا، جہاں اس کے مشن کو بڑی کامیابی نصیب ہوئی۔ لیکن اس کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی چنانچہ) اس نے دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار! مجے ایسی اولاد عطا فرما جو شرفِ انسانیت کی صلاحیتیں لئے ہو۔ (سورہ الصّٰفّٰت 100)

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○

ترجمہ: اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے باطن اور ظاہر کے جاننے والے آپ ہی (قیامت کے روز) اپنے بندوں کے درمیان ان امور میں فیصلہ فرمائینگے جن میں وہ باہم اختلاف کرتے تھے۔

تشریح: تو (ان کی اس مخالفت اور نفرت کے علی الرغم، اپنی اس پکار کو دہرائے چلا جا کہ اے اللہ! تو کائنات کی پستیوں اور بلندیوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ تجھے حاضر وغائب (مشہود و نامشہود) سب کا علم ہے اور جن باتوں میں لوگ اختلاف کرتے ہیں، تو ان کا ٹھیک فیصلہ کرنے والا ہے (اسلئے کہ انسانوں کا علم محدود ہوتا ہے۔ اور تیرا علم لامحدود ہے) (سورہ الزمر 46)

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ

عَدۡنِ نِ الَّتِیۡ وَعَدۡتَّھُمۡ وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآءِھِمۡ وَاَزۡوَاجِھِمۡ وَذُرِّیّٰتِھِمۡ ط اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ○ وَقِھِمُ السَّیِّاٰتِ ط وَمَنۡ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمۡتَہٗ ط وَذٰلِکَ ھُوَالۡفَوۡزُالۡعَظِیۡمُ ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار آپکی رحمت (عامہ) اور علم ہر چیز کو شامل ہے سو ان لوگوں کو بخش دیجئے جنہوں نے (کفروشرک سے) توبہ کرلی ہے اور آپ کے رستہ پر چلتے ہیں اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچالیجئے اے ہمارے پروردگار اور ان کو ہمیشہ رہنے کے بہشتوں میں جن کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے داخل کردیجئے اور ان کے ماں باپ اور بیویوں اور اولاد میں (جنت کے) لائق (یعنی مومن) ہوں ان کو بھی داخل کردیجئے بلاشبہ آپ زبردست، حکمت والے ہیں، اور ان کو (قیامت کے دن ہر قسم کی) تکالیف سے بچایئے۔ اور آپ جسکو اس دن کی تکالیف سے بچالیں تو اس پر آپ نے بہت مہربانی فرمائی اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

تشریح: ان کے برعکس دوسرے لوگ وہ ہیں جو قوانین خداوندی کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں اور ان کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالیتے ہیں، خدا کی کائناتی قوتیں۔ جو مدبراتِ امورِالٰہیہ میں۔ ان کی تائید و نصرت کا باعث بنتی ہیں (33/43) یہ وہ قوتیں ہیں جو کائنات میں خدا کے مرکزی کنٹرول اور اس کے تضمنات کو بروئے کار لانے کے پروگرام کی تکمیل کیلئے مامور ہیں تا کہ خدا کا نظام ربوبیت جو سرتاپا در خور حمد و ستائش ہے، یہ حسن و خوبی کارفرما ہے۔ اس پر ان کا ایمان ہے وہ قوتیں جماعت مومنین کی تقویت کا موجب بھی بنتی ہیں، اور تباہ کن خطرات سے ان کی حفاظت بھی طلب کرتی ہیں وہ ابانِ حال سے کہتی ہیں کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! جس طرح تیرا انتظام ربوبیت جملہ کائنات کو محیط ہے اور تو خوب جانتا ہے کہ مختلف اشیائے کائنات کی مضمر صلاحیتیں کیا ہیں اور وہ کس طرح نشوونما پاسکتی ہیں (اسی طرح انسانی دنیا میں بھی ہونا چاہیئے، یہ جماعت مومنین اس مقصد کو لے کر اٹھی ہے۔ اس لئے ان کو کہیں بھول چوک ہوجائے) اور وہ اپنی غلطی کو محسوس کرکے، اس کی تلافی کرنا چاہیں تو، تو ایسا انتظام کردے کہ اس غلط روش کے مضر اثرات سے ان کی حفاظت ہوجائے اور یہ تیرے راستے پر سیدھے چلتے جائیں تو انہیں تباہیوں اور بربادیوں سے محفوظ رکھ۔

اور انہیں زندگی کی وہ شادابیاں عطا کردے جن کی بہار پر کبھی خزاں نہ آئے۔ یہ وہ زندگی ہے جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اس جنتی معاشرہ میں یہ خود بھی داخل ہوجائیں، اور ان کے ساتھ، ان کے آباؤاجداد، ازواج اور اولاد میں سے وہ جن میں ایسے معاشرہ میں رہنے کی صلاحیت ہو۔

یہ سب تیرے قانونِ مکافات کے مطابق ہوگا جو بڑے ہی غلبہ کا مالک ہے لیکن ایسا غلبہ جو سراسر حکمت پر مبنی ہے۔ دھاندلی پر نہیں۔

اے ہمارے نشوونما دینے والے! تو ان کے معاشرہ کو زندگی کی ناہمواریوں سے محفوظ رکھ، اس لئے کہ جو معاشرہ ناہمواریوں سے بچ گیا وہی تیری رحمت وربوبیت سے بہرہ یاب ہوسکتا ہے۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی اور کامرانی ہے، جسے نصیب

ہو جائے۔(سورہ المؤمن 9-7)

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ط اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار مجھ کو اس پر مداوت دیجئے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں اور میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں۔

تشریح: (یہ جنتی معاشرہ اس دنیا میں بھی قائم ہوگا۔اس معاشرہ میں گھر کے بزرگ اور خورد، سب قوانین خداوندی کے رنگ میں رنگے ہونگے ،اور حیوانی سطح سے بلند ہو کر انسانی سطح پر زندگی بسر کریں گے، یہ انسانی سطح پر زندگی بسر کرنے کا تقاضا ہے جو) ہم نے انسان سے تاکیداً کہا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ سے حسنِ سلوک سے پیش آئے (حیوانات میں ماں باپ، بچے کی پرورش تو کرتے ہیں، لیکن بچہ بڑا ہو کر اپنے ماں باپ کو پہچانتا تک نہیں، اسی لئے انسان سے یہ کہنا پڑا کہ وہ حیوانی سطح سے بلند ہو کر، انسانی سطح پر زندگی بسر کرے جس کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ اپنے ماں باپ سے حسنِ سلوک سے پیش آئے) اس کی ماں نے حمل، اور پھر وضع حمل کی تکلیف کو برداشت کیا (اور اسے پالنے کے سلسلے میں (دن کا چین اور رات کی نیند اپنے اوپر حرام کرلی۔اور یہ کوئی ایک آدھ دن کی بات نہیں تھی) حمل، اور دودھ پلانے کا عرصہ کم از کم تیس ماہ میں جا کر پورا ہوتا ہے (2/233)

(اس جنتی گھرانے کا بچہ جب اس طرح پرورش پا کر سنِ بلوغت کو پہنچ جاتا ہے اور پھر عقل اور تجربہ کی پختگی کے بعد چالیس برس کا ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے نشوونما دینے والے! تو مجھے اس بات کی توفیق عطا فرما کہ میں اپنے آپ پر ایسا ضبط اور کنٹرول رکھوں کہ جن نعمتوں سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا ہے، میں انہیں صحیح مصرف میں استعمال کروں۔اور تیرے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق صلاحیت بخش کام کروں اور میں اپنی اولاد کی صحیح تربیت کر سکوں، جس سے وہ بھی صلاحیت بخش کام کر سکنے کے قابل ہو جائے میں ہر معاملہ کے فیصلہ کیلئے، تیرے قوانین کی طرف رجوع کرتا ہوں اور جو فیصلہ وہاں سے ملے اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں (سورہ الاحقاف 15)

رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○

ترجمہ: اے میرے رب میں درماندہ ہوں سو آپ (ان سے) انتقام لیجئے۔

تشریح: اس پر نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ یہ سرکش لوگ مجھ پر چڑھتے چلے جا رہے ہیں سو تو ان سے (مظلوموں کو ناحق ستانے کا) بدلہ لے۔(سورہ القمر 10)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو (بھی) جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہانے دیجئے اے ہمارے پروردگار آپ بڑے مشفق رحیم ہیں۔

تشریح: (اس میں شبہ نہیں کہ جو لوگ ایسے نامساعد حلات میں ہجرت کر کے آئے تھے ان کے درجات بہت بلند ہیں لیکن) جو لوگ ان کے بعد آئے ہیں (ان کا ایمان بھی بڑا محکم ہے) انکی آرزو یہ ہوتی ہے کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! تو ہمارے لئے بھی سامانِ حفاظت عطا فرمادے اور ہمارے ان بھائیوں کیلئے بھی، جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے ہیں اور ہمارے دل میں کسی مومن کیلئے، ذرہ بھر کدورت نہ پیدا ہونے دے، تو سب کیلئے حالات میں نرمی پیدا کرنے والا، اور سامانِ نشوونما عطا کرنے والا ہے۔ (سورہ الحشر 10)

رَبَّنَا عَلَیۡکَ تَوَکَّلۡنَا وَاِلَیۡکَ اَنَبۡنَا وَاِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ ○ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَاغۡفِرۡ لَنَا رَبَّنَا ج اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہم آپ پر توکل کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے اے ہمارے پروردگار مت بنا ہم کو آزمائش واسطے ان لوگوں کے جو کافر ہیں اور گناہ بخش دے ہمارے، اے ہمارے پروردگار تحقیق تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

تشریح: اور اپنے نشوونما دینے والے (اللہ) سے کہہ دیا کہ تیرے قانون کی صداقت اور محکمیت پر ہمارا پورا پورا بھروسہ ہے۔ ہم ان سب سے منہ موڑ کر، خالصۃً تیرے قوانین کا اتباع کرتے ہیں اور سفرِ زندگی میں ہمارا ہر قدم تیرے ہی طرف اٹھے گا۔ یہی ہمارا منتہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے نشوونما دینے والے سے یہ بھی درخواست کی کہ ایسا نہ ہو جائے کہ ہم ان لوگوں کا تختۂ مشق بن جائیں جو تیرے دین کا انکار کرتے ہیں۔ اس لئے تو ہمیں سامانِ حفاظت عطا فرما تو ہر ایک پر غالب اور بڑی حکمتوں کا مالک ہے۔ (سورہ الممتحنۃ 4-5)

رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا ج اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہمارے اس نور کو اخیر تک رکھئے (یعنی راہ میں گل نہ ہو جائے) اور ہماری مغفرت فرمادیجئے۔ آپ ہر شے پر قادر ہیں۔

تشریح: اے نشوونما دینے والے! ہمارے نورِ بصیرت کو مکمل کردے اور زندگی کے ہر قسم کے خطرات سے ہمیں محفوظ

رکھ۔ بیشک یہاں ہر بات تیرے مقرر کردہ پیمانوں (قوانین) کے مطابق واقع ہوتی ہے۔ (سورہ التحریم 8)

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْ مِنًاوَّلِلْمُؤْ مِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط

ترجمہ: اے میرے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو مومن ہونے کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہوئے ان کو اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دیجئے۔

تشریح: نوحؑ نے کہا اے میرے نشو ونما دینے والے! تو ان سرکشوں کی دراز دستی سے میری حفاظت فرما۔ میری بھی اور میرے ماں باپ کی بھی (جو مومن ہیں) اور میرے اہلِ خانہ میں سے جو ایمان لائے اس کی بھی۔ اور دیگر مومن مردوں اور عورتوں کی بھی۔ باقی یہ رہے ظالم اور سرکش، تو ان کی تباہیوں اور بربادیوں میں اور اضافہ کئے جا۔ (یہی ایک طریق ہے جس سے انسانیت، ان کے متعدی جرائم سے محفوظ رہ سکے گی)۔ (سورہ نوح 28)